وتر کی نماز اکیلا پڑھنے والا شخص بلند آواز سے قراءت کر سکتا ہے؟

دار الافتاء اہلسنت (دعوتِ اسلامی)
Darul Ifta AhleSunnat

ریفرنس نمبر: Nor.12519 تاریخ: 22-11-2022

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرعِ متین اس مسئلے کے بارے میں کہ کیا اکیلے نماز پڑھنے والے کو وتر کی تینوں رکعتوں میں سری قراءت کرنی ہوگی یا بلند آواز سے بھی قراءت کر سکتا ہے؟ مجھے کسی نے ایک اردو فتاویٰ کے حوالے سے بیان کیا کہ منفرد وتر میں جہری قراءت نہیں کر سکتا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

منفرد وتر کی نماز وقت میں پڑھ رہا ہو، تو اسے سری یا جہری دونوں طرح قراءت کا اختیار ہے اور افضل یہ ہے کہ جہری قراءت کرے۔

اس بارے میں ضابطہ یہ ہے کہ جس نماز کی جماعت میں امام پر سری قراءت واجب ہے، اس نماز کو تنہا پڑھنے میں بھی سری قراءت واجب ہے، لہٰذا مغرب کی تیسری اور عشا کی تیسری چوتھی یوہیں ظہر و عصر کی تمام رکعتوں میں منفرد سری قراءت کرے گا۔ اور جس نماز میں امام پر جہری قراءت کرنا واجب ہے، جیسے فجر و مغرب وعشا کی پہلی دو رکعتوں میں، تراویح کی تمام رکعتوں میں، توان نمازوں میں منفرد کو اختیار ہوتا ہے کہ سری قراءت کرے یا جہری۔ وتر بھی اگر باجماعت پڑھے جائیں جیسا کہ ماہِ رمضان میں تو امام پر وتر کی تینوں رکعتوں میں جہری قراءت واجب ہوتی ہے، لہٰذا تنہا وتر پڑھنے والا جب وتر وقت میں پڑھے تو اسے وتر کی تینوں رکعتوں میں اختیار ہے کہ قراءت آہستہ آواز سے کرے یا بلند آواز سے، البتہ بلند آواز سے قراءت کرنا افضل ہے۔

واضح رہے کہ منفرد کو جس صورت میں جہری قراءت کرنے کا اختیار ہے، اس صورت میں اگر منفرد بلند آواز سے پڑھے تو آواز اتنی بلند نہ ہو جتنی امام کرتا ہے کیونکہ یہاں سننے والا کوئی نہیں ہے، بلکہ جہر کے صرف ادنیٰ درجے پر اکتفا کرے اور وہ یہ ہے کہ جو شخص اس کے قریب نہ ہو وہ بھی سن لے جیسے پہلی صف میں موجود افراد۔

نیز یہ مسئلہ بھی ذہن نشین رہے کہ منفرد کو وتر سمیت دیگر جہری نمازوں میں جہری قراءت کا اختیار (جس کی تفصیل اوپر گزری) اس وقت ہے کہ جب اس نماز کو اس کے وقت میں پڑھ رہا ہو۔ اگر جہری نماز کی قضا پڑھ رہا ہو، تو منفرد کو جہری قراءت کرنے کا اختیار نہیں، بلکہ اس پر سری قراءت کرنا واجب ہے۔

اوپر بیان کردہ ضابطے سے متعلق علامہ عبد الرحمن عمادی حنفی علیہ الرحمۃ (متوفی:1051ھ) کی کتاب ہدیۃ ابن العماد کی شرح میں علامہ عبد الغنی نابلسی رحمہُ اللہُ (متوفی:1143ھ) فرماتے ہیں: "اما المنفرد فیخفی فیما یخفی الامام ویتخیّر فیما یجھر، عن ابی حفص: الجھر افضل "یعنی منفرد ان نمازوں میں سری قراءت کرے گا جن میں امام سری قراءت کرتا ہے اور جن نمازوں میں امام جہری قراءت کرتا ہے، ان میں منفرد کو سری و جہری قراءت کرنے کا اختیار ہے۔ امام ابو حفص سے مروی ہے کہ (منفرد کو جہری نمازوں میں) جہری قراءت کرنا افضل ہے۔

(نہایۃ المراد فی شرح ھدیۃ ابن العماد، ص508، دار البیروتی دمشق)

محقق علی الاطلاق امام ابن ہمام علیہ الرحمۃ (متوفی:861ھ) کی مسائلِ نماز پر کتاب مستطاب زاد الفقیر کے واجباتِ نماز کے تحت صاحبِ تنویر الابصار علامہ شمس الدین تمرتاشی حنفی علیہ الرحمۃ (متوفی:1004ھ) فرماتے ہیں: "ومنھا الجھر فی الجھریّۃ ان کان اماماً وھی الفجر واولی العشاءین والجمعۃ والعیدین والتراویح والوتر ولو قضاءً۔۔۔ وقیّد وجوب الجھر بالامام لانّ المنفرد یخیّر فیما یجھر فیہ والجھر افضل لیکون الاداء علی ھیئۃ الجماعۃ ولھذا کان اداؤہ باذان واقامۃ افضل وھذا اذا کان مؤدّیاً "یعنی نماز کے واجبات میں سے یہ بھی ہے کہ امام جہری نمازوں یعنی مغرب و عشاء کی پہلی دو رکعتوں میں، فجر، جمعہ، عیدین، تراویح اور وتر (کی تمام رکعتوں) میں جہری قراءت کرے اگرچہ ان کی قضا

پڑھتا ہو اور جہر کو امام کے ساتھ مقید کرنا اس لئے ہے کہ منفرد کو جہری نمازوں میں جہر و سِرّ کا اختیار ہے، البتہ جہر افضل ہے تاکہ نماز کی ادائیگی جماعت کے طریقے پر ہو۔ اسی وجہ سے منفرد کا اذان و اقامت کے ساتھ نماز ادا کرنا افضل ہے اور یہ اختیار تب ہے کہ یہ سب نمازیں وقت میں پڑھ رہا ہو۔

(اعانۃ الحقیر شرح زاد الفقیر، ص338، دار النوادر دمشق)

منفرد جب جہری نماز ادا پڑھ رہا ہو، تو اس کے لئے ادنیٰ جہر کے ساتھ قراءت کرنا افضل ہے، جیسا کہ علامہ علاؤ الدین حصکفی علیہ الرحمۃ (متوفی:1088ھ) فرماتے ہیں: "ویخیر المنفرد فی الجھر وھو افضل ویکتفی بادناہ "یعنی منفرد کو جہری نمازوں میں جہری قراءت کرنے کا اختیار ہے اور یہی اس کے حق میں افضل ہے اور منفرد کو ادنیٰ جہر پر اکتفا کرنا چاہیے۔

(الدرّ المختار معہ ردّ المحتار، ج2، ص306، مطبوعہ کوئٹہ)

ادنیٰ جہر کی مقدار بیان کرتے ہوئے علامہ ابن عابدین شامی علیہ الرحمۃ (متوفی:1252ھ) فرماتے ہیں: "وادنی الجھر اسماع غیرہ ممن لیس بقربہ کاھل الصف الاول واعلاہ لا حد لہ "یعنی جہر کا ادنیٰ درجہ یہ ہے کہ جو شخص اس کے قریب نہ ہو وہ بھی سن لے جیسے پہلی صف میں موجود افراد اور جہر کے اعلیٰ درجے کی کوئی حد مقرر نہیں۔ **(ردّ المحتار علی الدرّ المختار، ج2، ص309، مطبوعہ کوئٹہ)**

منفرد کو جہری نماز میں جہری قراءت کا اختیار اس وقت ہے جب وقت میں پڑھتا ہو، اگر قضا پڑھے تو اس میں سری قراءت ہی واجب ہے، جیسا کہ علامہ ابراہیم حلبی علیہ الرحمۃ (متوفی:956ھ) ملتقی الابحر میں فرماتے ہیں: "وخیّر المنفرد فی نفل اللیل وفی الفرض الجھری **ان کان فی وقتہ** "یعنی منفرد کو رات کے نوافل میں اور جہری فرض نماز **اگر وقت میں پڑھ رہا ہو** تو جہری و سِرّی قراءت کا اختیار ہے۔

اس کے تحت علامہ عبد الرحمن کلیبولی المعروف شیخی زادہ / داماد آفندی علیہ الرحمۃ (متوفی: 1078ھ) فرماتے ہیں: "قید (بقولہ: ان کان فی وقتہ) **لان المنفرد اذا قضی الجھر یخافت ولا یتخیر** حتی قال صاحب الھدایۃ: ومن فاتتہ صلاۃ العشاء فصلاھا بعد طلوع الشمس ان ام فیھا جھر وان کان وحدہ خافت ولا یتخیر ھو الصحیح لان الجھر یختص اما بالجماعۃ حتما او بالوقت فی حق المنفرد علی وجہ التخییر ولم یوجد احدھما "یعنی وقت میں پڑھنے کی قید اس لئے لگائی کیونکہ منفرد جہری نماز کی

قضاء پڑھنے میں سرّی قراءت ہی کرے گا،اسے سری یا جہری کا اختیار نہیں ہو گا، یہاں تک کہ صاحبِ ہدایہ نے فرمایا: جس کی نماز عشا جاتی رہی اور اس کی قضا سورج طلوع ہونے کے بعد کر رہا ہو تو اگر امام ہو، جہری قراءت کرے اور اگر اکیلے پڑھ رہا ہو تو سرّی قراءت ہی کرے، جہری کا اختیار نہیں۔یہی صحیح قول ہے، کیونکہ جہری قراءت کرنے کی صرف دو ہی صورتیں ہیں: جماعت میں وجوباً اور دوسری صورت یہ کہ وقتی نماز اکیلے پڑھ رہا ہو، تو جہری قراءت کا اختیاری ہے، جبکہ منفرد کی عشا کی قضا میں یہ دونوں صورتیں نہیں۔ **(ملتقی الابحر وشرحہ مجمع الانہر،ج1،ص156،مطبوعہ کوئٹہ)**

جہری نماز وقت میں پڑھے تو منفرد کو جہری قراءت کا اختیار ہے اور جہری کی قضا پڑھ رہا ہو، تو اس میں سری قراءت واجب ہے جیسا کہ صدر الشریعہ مفتی امجد علی اعظمی علیہ الرحمۃ (متوفی:1367ھ) ارشاد فرماتے ہیں:"فجر و مغرب و عشا کی پہلی دو اور جمعہ و عیدین و تراویح اور **وترِ رمضان کی سب میں امام پر جہر واجب ہے** اور مغرب کی تیسری اور عشا کی تیسری اور چوتھی یا ظہر و عصر کی تمام رکعتوں میں آہستہ پڑھنا واجب ہے۔۔۔ **جہری نمازوں میں منفرد کو اختیار ہے اور افضل جہر ہے جبکہ ادا پڑھے اور جب قضاء ہے تو آہستہ پڑھنا واجب ہے۔**"

(بہارِ شریعت،ج1،حصہ3،ص544-545،مکتبۃ المدینہ، کراچی،ملتقطاً)

جہری قراءت کی ادنیٰ و اعلیٰ مقدار سے متعلق آپ علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں:"جہر کے یہ معنیٰ ہیں کہ دوسرے لوگ یعنی وہ کہ صفِ اول میں ہیں، سن سکیں۔یہ ادنیٰ درجہ ہے اور اعلیٰ کے لئے کوئی حد مقرر نہیں اور آہستہ یہ کہ خود سُن سکے۔" **(بہارِ شریعت،ج1،حصہ3،ص544،مکتبۃ المدینہ، کراچی)**

واللہ اعلم عزوجل **ورسولہ اعلم** صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــــــــــہ

مفتی ابو محمد علی اصغر عطاری مدنی

26ربیع الثانی1444ھ/22نومبر2022ء

نوٹ: دارالافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دارالافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج /daruliftaahlesunnat اور ویب سائٹ www.daruliftaahlesunnat.net کے ذریعے کی جاسکتی ہے